روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 13 دسمبر 2012ء 28 محرم 1434 ہجری 13 فتح 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 287

نماز خوف

خداتعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

اگر تمہیں کوئی خوف ہو تو چلتے پھرتے یا سواری کی حالت میں ہی (نماز پڑھ لو) پھر جب تم امن میں آجاؤ تو پھر (اسی طریق پر) اللہ کو یاد کرو جس طرح اس نے تمہیں سکھایا ہے۔ (البقرہ:240)

اور جب تو بھی ان میں ہو اور تو انہیں نماز پڑھائے تو ان میں سے ایک گروہ (نماز کے لئے) تیرے ساتھ کھڑا ہو جائے۔ اور چاہئے کہ وہ (مجاہدین) اپنا اسلحہ ساتھ رکھیں۔ پس جب وہ سجدہ کرلیں تو وہ تمہارے پیچھے ہو جائیں اور دوسرا گروہ آجائے جنہوں نے نماز نہیں پڑھی پھر وہ تیرے ساتھ نماز پڑھیں اور وہ اپنے بچاؤ کے سامان اور ہتھیار ساتھ رکھیں۔ جن لوگوں نے کفر کیا ہے وہ چاہتے ہیں کہ کاش تم اپنے ہتھیاروں اور سامان سے غافل ہو جاؤ تو وہ دفعۃً تم پر ٹوٹ پڑیں۔ اور اگر تمہیں بارش کی وجہ سے کوئی مشکل ہو یا تم بیمار ہو تم پر کوئی گناہ نہیں کہ اپنے ہتھیار اتار دو اور اپنا بچاؤ (بہرحال) اختیار کئے رکھو۔ یقیناً اللہ نے کافروں کے لئے بہت رسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (النساء:103)

قرض کی ادائیگی

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''پیغمبر خدا نے کسی سے ایسا قرضہ نہیں لیا کہ ادائیگی کے وقت اُسے کچھ نہ کچھ ضرور زیادہ (نہ) دے دیا ہو۔ یہ خیال رہنا چاہئے کہ اپنی خواہش نہ ہو۔ خواہش کے برخلاف جو زیادہ ملتا ہے وہ سُود میں داخل نہیں ہے۔''

(ملفوظات جلد3 صفحہ 167)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

نصاب ششماہی اوّل واقفین نو

(سترہ سال سے زائد عمر کے واقفین / واقفات نو کیلئے)

قرآن کریم: پارہ 17 نصف اول معہ ترجمہ از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

مطالعہ حدیث: شمائل النبی صلی اللہ علیہ وسلم معہ اردو ترجمہ شائع کردہ نور فاؤنڈیشن

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود: مسیح ہندوستان میں

اختلافی مسائل: وفات مسیح ناصری

قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں متعلقہ کتب وکالت وقف نو میں دستیاب ہیں۔ جنوری 2013 میں امتحان ہوگا۔ سترہ سال سے زائد عمر واقفین نو / واقفات نو اس کی تیاری کریں۔ سیکرٹریان وقف نو / معاونہ صدر واقفات نو اور مربیان / معلمین کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ تیاری میں مدد کریں۔

سترہ سال سے زائد عمر کے تمام واقفین نو اور واقفات نو جنہوں نے قبل ازیں ششماہی اول کا امتحان نہیں دیا ان کی شمولیت لازمی ہے۔ جو واقفین نو / واقفات نو قبل ازیں امتحان دے چکے ہیں۔ ان کی شمولیت لازمی نہیں تاہم بہتر ہے کہ وہ بھی دوبارہ شامل ہو جائیں تاکہ ان کی دوہرائی ہو جائے۔

جامعہ احمدیہ / مدرسۃ الظفر میں زیر تعلیم اور فارغ التحصیل واقفین نو ان امتحانات سے مستثنیٰ ہیں۔ (وکیل وقف نو)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ نے ایک سفر میں رات کے آخری حصہ میں پڑاؤ کرتے ہوئے بلالؓ کی ڈیوٹی فجر کی نماز میں جگانے پر لگائی مگران پر نیند غالب آگئی۔ دن چڑھے سب کی آنکھ کھلی۔ فجر کی نماز میں تاخیر ہو چکی تھی۔ پریشانی کے عالم میں رسول اللہؐ نے اس جگہ مزید رکنا بھی پسند نہیں فرمایا جہاں یہ واقعہ ہوا اور آگے جا کر نماز ادا کی۔

(بخاری کتاب المواقیت الصلوٰۃ باب الاذان بعد ذهاب الوقت)

جنگ کے ہنگامی حالات میں بھی نماز کی حفاظت کا خاص خیال رکھتے تھے۔ غزوہ بدر سے پہلے اپنی جھونپڑی میں نماز کی حالت میں گریہ وزاری کر رہے تھے اور تین سو تیرہ عبادت گزاروں کا واسطہ دے کر دراصل آپؐ نے دعاؤں کے ذریعہ اس کوٹھری میں ہی یہ جنگ جیت لی تھی۔

غزوۂ احد کی شام جب لوہے کے خود کی کڑیاں داھنے رخسار میں ٹوٹ جانے سے بہت سا خون بہہ چکا تھا۔ آپؐ زخموں سے نڈھال تھے اور ستر صحابہ کی شہادت کا زخم اس سے کہیں بڑھ کر اعصاب شکن تھا۔ اس روز بھی آپ بلالؓ کی نداء پر نماز کیلئے اسی طرح تشریف لائے جس طرح عام دنوں میں تشریف لاتے تھے اور دنیا نے قیام عبادت کا ایسا حیرت انگیز نظارہ دیکھا جو اس سے پہلے کبھی نہ دیکھا ہوگا۔ (فتوح العرب فی شروع الحرب ص 387)

غزوۂ احزاب میں دشمن کے مسلسل حملہ کے باعث ظہر و عصر کی نمازیں وقت پر ادا نہ ہوسکیں یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا۔ وہی رسول خدا جو طائف میں دشمن کے ہاتھوں سے لہولہان ہو کر بھی ان کی ہدایت کی دعا کرتے ہیں۔ نماز کے ضائع ہونے پر بے قرار ہو کر فرماتے تھے۔ خدا ان کو غارت کرے انہوں نے ہمیں نماز سے روک دیا۔ پھر رسولؐ اللہ نے اصحاب کو اکٹھا کیا اور نمازیں ادا کروائیں۔ (بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الاحزاب)

نماز باجماعت کا اہتمام اس قدر تھا کہ فتح مکہ کے موقع پر شہر کے ایک جانب مسجد الحرام سے کافی فاصلے پر قیام تھا۔ مگر باقاعدہ تمام نمازوں کی ادائیگی کے لئے حرم تشریف لاتے رہے۔

جنگوں کے دوران خطرے اور خوف کی حالت میں بھی آپؐ نے نماز نہیں چھوڑی بلکہ اس حال میں صحابہ کو اس طرح نماز پڑھائی کہ ایک گروہ دشمن کے سامنے رہا اور دوسرے نے آپؐ کے ساتھ نصف نماز ادا کی۔ پھر پہلے گروہ نے آکر نماز پڑھی۔ یوں آپؐ نے سبق دیا کہ موت کے بڑے سے بڑے خطرے میں بھی نماز ترک نہیں کی جاسکتی یہ رخصت دیدی کہ سواری پر یا پیدل یا چلتے ہوئے بھی اشارے سے نماز ادا کی جاسکتی ہے۔

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ البقرۃ باب قوله عزوجل فان خفتم فرجالا)

حضرت مصلح موعود کے قلم سے

قسط نمبر 27

دیباچہ تفسیر القرآن ۔ رسول اکرم ﷺ کے حالات اور خلق عظیم

بنوقریظہ کو اُن کی غداری کی سزا

بیس دنوں کے بعد مسلمانوں نے اطمینان کا سانس لیا۔ مگر اب بنوقریظہ کا معاملہ طے ہونے والا تھا۔ اُن کی غداری ایسی نہیں تھی کہ نظر انداز کی جاتی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے واپس آتے ہی اپنے صحابہؓ سے فرمایا گھروں میں آرام نہ کرو بلکہ شام سے پہلے پہلے بنوقریظہ کے قلعوں تک پہنچ جاؤ اور پھر آپ نے حضرت علیؓ کو بنوقریظہ کے پاس بھجوایا کہ وہ اُن سے پوچھیں کہ اُنہوں نے معاہدہ کے خلاف یہ غداری کیوں کی؟ بجائے اس کے کہ بنوقریظہ شرمندہ ہوتے یا معافی مانگتے یا کوئی معذرت کرتے اُنہوں نے حضرت علیؓ اور اُن کے ساتھیوں کو بُرا بھلا کہنا شروع کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خاندان کی مستورات کو گالیاں دینے لگے اور کہا ہم نہیں جانتے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا چیز ہیں ہمارا اُن کے ساتھ کوئی معاہدہ نہیں۔ حضرت علیؓ اُن کا یہ جواب لے کر واپس لوٹے تو اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہؓ کے ساتھ یہود کے قلعوں کی طرف جا رہے تھے چونکہ یہود گندی گالیاں دے رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں اور بیٹیوں کے متعلق بھی ناپاک کلمات بول رہے تھے حضرت علیؓ نے اس خیال سے کہ آپ کو اُن کلمات کے سننے سے تکلیف ہوگی، عرض کیا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! آپ کیوں تکلیف کرتے ہیں ہم لوگ اس لڑائی کے لئے کافی ہیں، آپ واپس تشریف لے جائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ وہ گالیاں دے رہے ہیں اور تم یہ نہیں چاہتے کہ میرے کان میں وہ گالیاں پڑیں۔ حضرت علیؓ نے عرض کیا ہاں یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! بات تو یہی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر کیا ہوا اگر وہ گالیاں دیتے ہیں، موسیٰ نبی تو اِن کا اپنا تھا اُس کو اِس سے بھی زیادہ انہوں نے تکلیفیں پہنچائی تھیں۔ یہ کہتے ہوئے آپ یہود کے قلعوں کی طرف چلے گئے۔ مگر یہود دروازے بند کر کے قلعہ بند ہو گئے اور مسلمانوں کے ساتھ لڑائی شروع کر دی۔ حتیٰ کہ اُن کی عورتیں بھی لڑائی میں شریک ہوئیں۔ چنانچہ قلعہ کی دیوار کے نیچے کچھ مسلمان بیٹھے تھے کہ ایک یہودی عورت نے اُوپر سے پتھر پھینک کر ایک مسلمان کو مار دیا لیکن کچھ دن کے محاصرہ کے بعد یہود نے یہ محسوس کر لیا کہ وہ لمبا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ تب اُن کے سرداروں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خواہش کی کہ وہ ابولبابہ انصاری کو جو اُن کے دوست اور اوس قبیلہ کے سردار تھے اُن کے پاس بھجوائیں تا کہ وہ اُن سے مشورہ کر سکیں۔ آپ نے ابولبابہ کو بھجوا دیا۔ اِن سے یہود نے یہ مشورہ پوچھا کہ کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس مطالبہ کو کہ فیصلہ میرے سپرد کرتے ہوئے تم ہتھیار پھینک دو، ہم یہ مان لیں؟ ابولبابہ نے منہ سے تو کہا ہاں! لیکن اپنے گلے پر اِس طرح ہاتھ پھیرا جس طرح قتل کی علامت ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس وقت تک اپنا کوئی فیصلہ ظاہر نہیں کیا تھا مگر ابولبابہ نے اپنے دل میں یہ سمجھتے ہوئے کہ اُن کے اِس جرم کی سزا سوائے قتل کے اور کیا ہو گی بغیر سوچے سمجھے اشارہ کے ساتھ اُن سے ایک بات کہہ دی جو آخر اُن کی تباہی کا موجب ہوئی۔ چنانچہ یہود نے کہہ دیا کہ ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ مان لیتے تو دوسرے یہودی قبائل کی طرح اُن کو زیادہ سے زیادہ یہی سزا دی جاتی کہ اُن کو مدینہ سے جلاوطن کر دیا جاتا، مگر اُن کی بدقسمتی تھی اُنہوں نے کہا ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ ماننے کے لئے تیار نہیں، بلکہ ہم اپنے حلیف قبیلہ اوس کے سردار سعد بن معاذؓ کا فیصلہ مانیں گے۔ جو فیصلہ وہ کریں گے ہمیں منظور ہوگا۔ لیکن اُس وقت یہود میں اختلاف ہو گیا۔ یہود میں سے بعض نے کہا کہ ہماری قوم نے غداری کی ہے اور مسلمانوں کے رویہ سے ثابت ہوتا ہے کہ اُن کا مذہب سچا ہے وہ لوگ اپنا مذہب ترک کر کے اسلام میں داخل ہو گئے۔ ایک شخص عمرو بن سعدی نے جو اِس قوم کے سرداروں میں سے تھا اپنی قوم کو ملامت کی اور کہا کہ تم نے غداری کی ہے کہ معاہدہ توڑا ہے۔ اب یا مسلمان ہو جاؤ یا جزیہ پر راضی ہو جاؤ۔ یہود نے کہا نہ مسلمان ہوں گے نہ جزیہ دیں گے کہ اس سے قتل ہونا اچھا ہے۔ پھر اُن سے اُس نے کہا میں تم سے بری ہوں اور یہ کہہ کر قلعہ سے نکل کر باہر چل دیا۔ جب وہ قلعہ سے باہر نکل رہا تھا تو مسلمانوں کے ایک دستہ نے جس کے سردار محمد بن مسلمہؓ تھے اُسے دیکھ لیا اور اُس سے پوچھا کہ وہ کون ہے؟ اُس نے بتایا کہ میں فلاں ہوں۔ اِس پر محمد بن مسلمہؓ نے فرمایا اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنِیْ اِقَالَۃَ عَثَرَاتِ الْکِرَامِ۔ یعنی آپ سلامتی سے چلے جائیے اور پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ الٰہی! مجھے شریفوں کی غلطیوں پر پردہ ڈالنے کے نیک عمل سے کبھی محروم نہ کیجیو۔ یعنی یہ شخص چونکہ اپنے فعل پر اور اپنی قوم کے فعل پر پچھتاتا ہے تو ہمارا بھی اخلاقی فرض ہے کہ اُسے معاف کر دیں اِس لئے میں نے اسے گرفتار نہیں کیا اور جانے دیا ہے۔ خدا تعالیٰ مجھے ہمیشہ ایسے ہی نیک کاموں کی توفیق بخشتا رہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اِس واقعہ کا علم ہوا تو آپ نے محمد بن مسلمہؓ کو سرزنش نہیں کی کہ کیوں اُس یہودی کو چھوڑ دیا بلکہ اُس کے فعل کو سراہا۔

بنوقریظہ کے اپنے مقرر کردہ حَکم سعدؓ کا فیصلہ تورات کے مطابق تھا یہ اُوپر کے واقعات انفرادی تھے۔ بنوقریظہ بحیثیت قوم اپنی ضد پر قائم رہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم ماننے سے انکار کرتے ہوئے سعدؓ کے فیصلہ پر اصرار کیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اُن کے اِس مطالبہ کو مان لیا۔ سعدؓ کو جو جنگ میں زخمی ہو چکے تھے اطلاع دی کہ تمہارا فیصلہ بنوقریظہ تسلیم کرتے ہیں آ کر فیصلہ کرو۔ اِس تجویز کا اعلان ہوتے ہی اوس قبیلہ کے لوگ جو بنوقریظہ کے دیر سے حلیف چلے آئے تھے وہ سعدؓ کے پاس دوڑ کر گئے اور اُنہوں نے اصرار کرنا شروع کیا کہ چونکہ خزرج نے اپنے حلیف یہودیوں کو ہمیشہ سزا سے بچایا ہے آج تم بھی اپنے حلیف قبیلہ کے حق میں فیصلہ دینا۔

سعدؓ زخموں کی وجہ سے سواری پر سوار ہو کر بنوقریظہ کی طرف روانہ ہوئے اور ان کی قوم کے افراد اُن کے دائیں بائیں دوڑتے جاتے تھے اور سعدؓ سے اصرار کرتے جاتے تھے کہ دیکھنا بنوقریظہ کے خلاف فیصلہ نہ دینا۔ مگر سعدؓ نے صرف یہی جواب دیا کہ جس کے سپرد فیصلہ کیا جاتا ہے وہ امانتدار ہوتا ہے اُسے دیانت سے فیصلہ کرنا چاہئے میں دیانت سے فیصلہ کروں گا۔ جب سعدؓ یہود کے قلعہ کے پاس پہنچے جہاں ایک طرف بنوقریظہ قلعہ کی دیوار سے لگے کھڑے سعدؓ کا انتظار کر رہے تھے اور دوسری طرف مسلمان بیٹھے تھے، تو سعدؓ نے پہلے اپنی قوم سے پوچھا کیا آپ لوگ وعدہ کرتے ہیں کہ جو میں فیصلہ کروں گا وہ آپ لوگ قبول کریں گے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ پھر سعدؓ نے بنوقریظہ کو مخاطب کر کے کہا کیا آپ لوگ وعدہ کرتے ہیں کہ جو فیصلہ میں کروں وہ آپ لوگ قبول کریں گے؟ اُنہوں نے کہا ہاں۔ پھر شرم سے دوسری طرف دیکھتے ہوئے نیچی نگاہوں سے اُس طرف اشارہ کیا جدھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے اور کہا اِدھر بیٹھے ہوئے لوگ بھی یہ وعدہ کرتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ اِس کے بعد سعدؓ نے بائبل کے حکم کے مطابق فیصلہ سنایا۔

بائبل میں لکھا ہے:

''اور جب تو کسی شہر کے پاس اُس سے لڑنے کے لئے آ پہنچے تو پہلے اُس سے صلح کا پیغام کر۔ تب یوں ہوگا کہ اگر وہ تجھے جواب دے کہ صلح منظور اور دروازہ تیرے لئے کھول دے تو ساری خلق جو اُس شہر میں پائی جائے تیری خراج گزار ہوگی اور تیری خدمت کرے گی۔ اور اگر وہ تجھ سے صلح نہ کرے بلکہ تجھ سے جنگ کرے تو تو اس کا محاصرہ کر اور جب خداوند تیرا خدا اُسے تیرے قبضہ میں کر دے تو وہاں کے ہر ایک مرد کو تلوار کی دھار سے قتل کر۔ مگر عورتوں اور لڑکوں اور مواشی کو اور جو کچھ اُس شہر میں ہو اُس کا سارا لوٹ اپنے لئے لے۔ اور تو اپنے دشمنوں کی اُس لوٹ کو جو خداوند تیرے خدا نے تجھے دی ہے کھائیو۔ اسی طرح سے تو اُن سب شہروں سے جو تجھ سے بہت دور ہیں اور ان قوموں کے شہروں میں سے نہیں ہیں یہی حال کیجیو۔ لیکن ان قوموں کے شہروں میں جنہیں خداوند تیرا خدا تیری میراث کر دیتا ہے کسی چیز کو جو سانس لیتی ہے جیتا نہ چھوڑیو۔ بلکہ تو اُن کو حرم کیجیو۔ حتی اور اموری اور کنعانی اور فرزی اور حوی اور یبوسی کو جیسا کہ خداوند تیرے خدا نے تجھے حکم کیا ہے تا کہ وے اپنے سارے کریہہ کاموں کے مطابق جو اُنہوں نے اپنے معبودوں سے کئے تم کو عمل کرنا نہ سکھائیں اور کہ تم خداوند اپنے خدا کے گنہگار ہو جاؤ''۔

ضرورت انسپکٹران مال

(وقف جدید انجمن احمدیہ)

وقف جدید انجمن احمدیہ میں انسپکٹران مال کی آسامیوں کیلئے مخلص، محنتی اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے احباب سے درخواستیں مطلوب ہیں۔

1۔ امیدوار کی تعلیم کم از کم انٹرمیڈیٹ اور کم از کم 45 فیصد ہونے ضروری ہیں۔

2۔ امیدوار اپنی درخواستیں امیر صاحب/ صدر صاحب جماعت کی سفارش، اپنی تعلیمی اسناد کی نقول، ایک عدد پاسپورٹ سائز تصویر اور مکمل کوائف کے ساتھ ناظم مال وقف جدید ربوہ کے نام مورخہ 10 جنوری 2013ء تک ارسال کریں۔

(ناظم مال وقف جدید)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

بائبل سائنس اور سیاست

سائنسی علوم اور امریکہ کے رکن کانگرس

ہر شخص کو حق ہے کہ وہ کسی موضوع پر اپنی آزادانہ رائے قائم کرے۔ لیکن جب کسی شخص کی طرف سے رائے کا اظہار ہو جائے تو باقی دنیا کا بھی حق ہے کہ وہ اس رائے کا تجزیہ کرے اور ان خیالات کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کرے۔ مذہب اور سائنس ایسا موضوع ہے جس پر صدیوں سے بہت کچھ کہا اور لکھا گیا ہے اور آئندہ بھی یہ عمل جاری رہے گا۔ لیکن ہر موضوع کی طرح اس موضوع پر بات کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ جو بات کی جائے معقولیت، تحمل اور دلیل کے ساتھ کی جائے۔

امریکہ کے رکن کانگرس Mr. Paul Broun جو کہ سیاسی طور پر ریپبلکن پارٹی کے ممبر اور House of Representative کے رکن ہیں اور سائنس اور ٹیکنالوجی کی کمیٹی کے رکن بھی ہیں۔ ان کا تعلق جارجیا سے ہے اور پیشہ کے اعتبار سے ڈاکٹر ہیں۔ Mr. Paul Broun کے مذہبی رجحانات معروف ہیں۔ انہوں نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ 2010ء کو بائبل کا سال قرار دیا جائے لیکن یہ تجویز منظور نہیں کی گئی۔ 27 ستمبر 2012ء کو Liberty Baptist Church کے Sportsman Banquet سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا۔

God's word is true. I've come to understand that. All that stuff I was taught about evolution and embryology and the Big Bang Theory, all that is lies straight from the pit of Hell. (Ameen) And its lies to try to keep me and all the folks who were taught that from understanding that they need a savior. You see, there are a lot of scientific data that I've found out as a scientist that actually show that this is really a young Earth. I dont believe that the Earth's but about 9,000 years old. I believe it was created in six days as we know them. Thats what the Bible says.

And what I've come to learn is that it's the manufacturers handbook, is what I call it. It teaches us how to run our lives individually, how to run our families, how to run our Churches. But it teaches us how to run all of public policy and everything in society. And that's the reason as your Congressman I hold the Holy Bible as being the major directions to me of how I vote in Washington, D.C., and I'll continue to do that

ترجمہ: میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ خدا کا کلام سچا ہے۔ جو کچھ مجھے ارتقاء، ایمبریولوجی (پیدائش سے قبل جنین کی نشوونما کا علم) اور بگ بینگ (وہ عظیم الشان دھماکہ جس کے نتیجہ میں یہ کائنات معرضِ وجود میں آئی) نظریہ کے بارے میں پڑھایا گیا تھا۔ یہ سب کچھ دوزخ کی گہرائیوں سے برآمد ہونے والے جھوٹ ہیں۔ اور ان کا مقصد مجھے اور جن کو یہ چیزیں پڑھائی جاتی ہیں یہ باور کرانا ہے کہ انہیں ایک نجات دہندہ کی ضرورت نہیں اور میں نے سائنسدان کی حیثیت سے ایسے بہت سے شواہد جمع کئے ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ زمین ایک کم عمر زمین ہے۔ میرا نہیں خیال کہ اس کی عمر نو ہزار سال سے زیادہ ہے اور جیسا کہ بائبل ہمیں بتاتی ہے اسے چھ دنوں میں یعنی جنہیں ہم چھ دن کہتے ہیں بنایا گیا تھا اور جیسا کہ میں کہتا ہوں کہ یہ بنانے والے کا ہدایت نامہ ہے جو کہ ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ ہم نے اپنی انفرادی زندگیاں کیسے گزارنی ہیں، ہم نے اپنے گھرانوں کو کیسے چلانا ہے، اپنے چرچوں کو کیسے چلانا ہے، یہ ہمیں یہ بھی بتاتا ہے کہ ہم نے اپنے اجتماعی معاملات اور معاشرے کے تمام امور کیسے چلانے ہیں؟ اور یہی وجہ ہے کہ کانگرس میں آپ کے نمائندے کی حیثیت سے میرے نزدیک مقدس بائبل وہ بنیادی ہدایت ہے جو کہ میری راہنمائی کرتی ہے کہ میں نے کس طرح ووٹ دینا ہے اور میں اس پر کاربند رہوں گا۔

حاضرین نے اس مرحلہ پر تالیاں بجا کر ان خیالات کی داد دی۔

Mr.Paul Broun کی تقریر کے اس حصہ کے الفاظ بالکل واضح ہیں۔ ان چند جملوں میں انہوں نے مجموعی طور پر سائنس کے کئی علوم کو جہنم کی پیداوار قرار دیا۔ اور ایسے شواہد کی موجودگی کا دعویٰ کیا جن سے سائنس کے کئی مسلّمہ خیال کئے جانے والے نظریات بالکل غلط ثابت ہو جائیں گے اور یہ جلی کٹی سنانے کی نوبت اس لئے آئی کہ یہ صاحب بائبل کو خدا کا کلام، حرف بحرف صحیح اور کامل راہنما خیال کرتے ہیں۔ اس بیان میں وہ کسی دلیل اور وضاحت کے بغیر محض اظہارِ غیظ و غضب کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ ایک طرف تو وہ محض یہ کہنے پر اکتفا کرتے ہیں کہ ارتقاء اور بگ بینگ کے نظریات جہنم کی پیداوار ہیں۔ لیکن ارتقاء کی مثال کو ہی لے لیں۔ یہ اپنی ذات میں ایک وسیع میدان ہے۔ اس کے بہت سے پہلو ہیں۔ ہر ایک کا حق ہے کہ وہ ایک معین پہلو کے متعلق جو چاہے رائے رکھے اور مختلف محققین اس کی تفاصیل کے بارے میں مختلف آراء کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ مثلاً حال ہی میں یہ نظریہ بڑے دلائل سے پیش کیا جا رہا ہے کہ مختلف انواع کی مخلوقات کی ترقی میں صرف باہمی مقابلہ (COMPETITION) اور SURVIVAL OF THE FITTEST ہی بنیادی کردار ادا نہیں کرتا بلکہ مختلف انواع اور ایک ہی نوع کی مخلوقات کا باہمی تعاون بھی اس ترقی میں ایک نہایت کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ (ملاحظہ کیجئے SCIENTIFIC AMERICAN JUNE 2012. Why We Help: The Evolution of Cooperation. BY MARTIN A. NOVAK) یہ ایک مثال ہے کہ نظریہ ارتقاء کے ایک مخصوص پہلو کے بارے میں ایک مختلف رائے کا اظہار کیا گیا ہے اور دلائل کے ساتھ کیا گیا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ یہ نظریات وقت کے ساتھ ثابت ہوں اور یہ بھی ممکن ہے کہ وقت کے ساتھ ان نظریات کی تردید ہو جائے۔ لیکن PAUL BROUN صاحب کوئی تعین نہیں کرتے کہ انہیں اس وسیع سائنسی میدان کے کون سے نظریہ سے کیا اختلاف ہے اور کیوں ہے۔ بس یہ نوید سناتے ہیں کہ یہ ایک جہنمی نظریہ ہے اور اسے چند الفاظ میں جہنم رسید کرنے کے بعد Embryology کے علم کا رخ فرماتے ہیں۔ اس سائنس پر ان کا نزول اجلال اور بھی تباہ کن ثابت ہوا۔ انہوں نے کسی نظریہ کی بھی تخصیص نہیں فرمائی بلکہ پوری کی پوری سائنس کو جہنمی پیداوار قرار دے کر آگے بڑھ گئے۔ حالانکہ EMBRYOLOGY میڈیکل کی تعلیم کی ابتداء میں بطور مضمون پڑھائی جاتی ہے اور MR. PAUL BROUN ڈاکٹر ہیں۔ ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ اس سائنس کا مطلب تو صرف یہ ہے کہ ماں کے پیٹ میں جنین کس طرح معرض وجود میں آتا ہے اور کس طرح اور کن مراحل سے گذر کر پرورش پاتا ہے، آخر اس موضوع پر اتنی برہمی کیوں ہے؟ ویسے بھی جب سائنسی موضوعات پر بات ہو رہی ہو اور بالخصوص اگر سائنس اور مذہب کے موضوع پر بات ہو رہی ہو تو تحمل کے ساتھ بات کرنی پڑتی ہے اور اپنے مؤقف کے ساتھ دلائل پیش کرنے پڑتے ہیں۔ صرف کسی علم کو جہنم کی پیداوار کہہ دینا کافی نہیں ہے۔ اس کے بعد ان کے بیان کے اگلے حصے سے کسی حد تک یہ واضح ہونا شروع ہوتا ہے کہ وہ ان علوم پر اظہار ناراضگی کیوں فرما رہے ہیں۔

وہ Big Bang Theory کو بھی ان علوم میں شامل کرتے ہیں جو جہنم سے برآمد ہوئے ہیں۔ جیسا کہ سب جانتے ہیں یہ وہ نظریہ ہے جس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اس کائنات کا آغاز ایک عظیم الشان دھماکے سے ہوا تھا اور اس سے قبل اس کائنات کا تمام مادہ ایک مختصر سے مقام پر بند تھا اور اس دھماکے کے بعد اس مادہ نے منتشر ہونا شروع کیا اور اس کائنات نے پھیلنا شروع کیا۔ Mr. Paul Broun کو یہ نظریہ بائبل کے اس قدر خلاف کیوں لگ رہا ہے یہ تو وہی بتا سکتے ہیں لیکن جہاں تک قرآن کریم کا تعلق ہے تو قرآن مجید میں واضح طور پر اس بات کا ذکر موجود ہے کہ آغازِ کائنات کے وقت تمام کائنات مکمل طور پر بند حالت میں تھی اور پھر خدا تعالیٰ کی قدرت کاملہ نے اسے پھاڑ دیا اور اس کائنات نے وسیع ہونا شروع کیا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

”آسمان اور زمین دونوں مضبوطی سے بند تھے پھر ہم نے ان کو پھاڑ کر الگ کر دیا“۔

(الانبیاء 31)

پھر اللہ تعالیٰ کائنات کے وسعت پذیر ہونے کے بارے میں فرماتا ہے۔

”اور ہم نے آسمان کو ایک خاص قدرت سے بنایا اور یقیناً ہم وسعت دینے والے ہیں۔“

(الذّٰریٰت :48)

جہاں تک Bing Bang کے نظریہ کا تعلق ہے تو اس کے ثابت ہونے سے قرآن کریم کے بیان کردہ حقائق کی تصدیق ہوئی ہے لیکن دوسری طرف Mr. Paul Broun یہ نظریہ پیش فرما رہے ہیں کہ ان سائنسی نظریات کا مقصد صرف یہ ہے کہ لوگوں کو عیسائیت کے نجات دہندہ یسوع مسیح سے دور رکھا جائے۔ ظاہر ہے کہ ان اور ان کے

ہم خیال احباب کے نزدیک یہ سائنسی علوم عیسائیت کے لئے خطرہ ہیں۔

لیکن اس مرحلہ پر ایک سوال رہ جاتا ہے اور وہ یہ کہ اگر یہ سب سائنسی نظریات غلط ہیں تو پھر صحیح نظریات کون سے ہیں۔ Mr. Paul Broun نے یہ پہلو بھی تشنہ نہیں چھوڑا۔ اس مرحلہ پر انہوں نے یہ سنسنی خیز انکشاف فرمایا کہ انہوں نے بحیثیت سائنسدان ایسے شواہد دریافت کر لئے ہیں جن سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ ہماری زمین کی عمر صرف نو ہزار سال ہے۔ ورنہ اب تک تو سائنسدان یہی کہتے رہے ہیں کہ زمین کی عمر تقریباً ساڑھے چار ارب سال ہے۔ یہ کوئی کم چھلانگ نہیں ہے کہ دنیا تو یہ خیال کر رہی تھی کہ زمین ساڑھے چار ارب سال قبل وجود میں آئی تھی لیکن اب اچانک یہ دعویٰ سامنے آ گیا کہ اس کی عمر تو فقط نو ہزار سال ہے اور پھر یہ دعویٰ کرنے کے بعد انہوں نے ایک اور دعویٰ پیش کیا اور وہ یہ تھا کہ یہ زمین انہی چھ دنوں کی مدت میں پیدا کی گئی تھی جن کو ہم اب دن کہتے ہیں۔ جیسا کہ بائبل کے پہلے باب ''پیدائش'' میں بیان کیا گیا ہے۔ قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے کہ کائنات کی پیدائش چھ ''یوم'' میں کی گئی تھی اور عربی میں لفظ ''یوم'' کا مطلب صرف طلوع آفتاب سے غروب آفتاب کا وقت نہیں ہوتا بلکہ زمانے کی کسی بھی مدت پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ (مفردات امام راغب) اگر Paul Broun صاحب کے اس دعویٰ کو تسلیم کر لیا جائے کہ بائبل میں زمین اور کائنات کی پیدائش کے بارے میں بیان کردہ تفاصیل درست ہیں تو پھر یہ بھی ماننا پڑے گا کہ زمین اور اس پر موجود سبزہ پہلے پیدا ہوا تھا اور سورج بعد میں بنا تھا۔ ان کے مختصر سے بیان میں ASTRONOMY اور GEOLOGY اور BIOLOGY اور بہت سی دوسری سائنسوں کے اکثر بنیادی نظریات کو مسترد کر دیا گیا ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ وہ یہ دعویٰ پیش کر رہے ہیں کہ انہوں نے اپنے نظریات کے حق میں ثبوت جمع کئے ہیں لیکن باوجود اس کے کہ ان کی اس بیان بازی کے بعد دنیا بھر میں کافی شور مچا ہے لیکن انہوں نے اب تک اپنی اس تحقیق پر سے پردہ نہیں اُٹھایا اور خاموش رہنے پر ہی اکتفا کیا ہے۔ وہ معرکۃ الآراء ثبوت اب تک خفیہ کیوں رکھے جا رہے ہیں؟ اس سوال کا جواب تو یہی صاحب دے سکتے ہیں۔

ان کے بیان کے آخری حصہ میں ان کے عزائم بالکل واضح ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے اعلان کیا کہ وہ کانگرس میں پالیسی بنانے کے لئے ووٹ دیتے ہوئے بائبل کی پیروی کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں اور وہ بائبل سے راہنمائی لے کر اپنے سیاسی فیصلے کرتے ہیں اور ووٹ دینے کے بارے میں فیصلے کرتے ہیں۔ یہ ان کا حق ہے کہ وہ جس کتاب کو خدا کی طرف سے ہدایت سمجھتے ہیں اس سے راہنمائی حاصل کریں لیکن اس کے ساتھ دنیا بھی یہ جائزہ لینے میں حق بجانب ہے کہ اگر اس کتاب سے راہنمائی لے کر فیصلے کئے گئے تو بین الاقوامی امن پر کیا نتائج مرتب ہوں گے۔ سب سے پہلے تو یہ دیکھتے ہیں کہ بائبل میں دوسری اقوام سے سلوک کے بارے میں کیا ہدایات دی گئی ہیں۔ چنانچہ بائبل کے مطابق مفتوح اقوام کے بارے میں یہ ہدایت دی گئی تھی۔

''اور جب خداوند تیرا خدا ان کو تیرے آگے شکست دلائے اور تو ان کو مار لے تو تُو ان کو بالکل نابود کر ڈالنا۔ تو اُن سے کوئی عہد نہ باندھنا اور نہ ان پر رحم کرنا۔'' (استثناء باب 7)

یہاں تو صرف شکست کھانے والی اقوام سے سلوک کے متعلق ہدایت ہے لیکن اس کے بعد مضمون اور واضح ہو جاتا ہے کہ جس قوم پر بھی قابو پاؤ اس کو تباہ کر دو۔ چنانچہ بائبل میں یہ ہدایت دی گئی ہے۔

''تو ان سب قوموں کو جن کو خداوند تیرا خدا تیرے قابو میں کر دے گا نابود کر ڈالنا۔ تو ان پر ترس نہ کھانا۔'' (استثناء باب 7)

مذہبی طور پر یہ ہدایت ہے کہ اگر کسی کا کوئی رشتہ دار بھی اسے کسی ایسے خدا کی عبادت کی طرف بلائے جو کہ بائبل کا بیان کردہ خدا نہیں ہے تو اس کے متعلق یہ واضح ہدایت ہے۔

''تو اس کو ضرور قتل کرنا اور اس کو قتل کرتے وقت پہلے تیرا ہاتھ اس پر پڑے۔ اس کے بعد سب قوم کا ہاتھ۔ تو اس کو سنگسار کرنا۔'' (استثناء باب 13)

مفتوح شہروں کے بارے میں کچھ ہدایات توریت کے بعد کے زمانے میں بھی ملتی ہیں۔ چنانچہ کتاب یشوع میں مفتوح شہر کے بارے میں یہ حکم مذکور ہے۔

''.......... جب تم اس شہر کو لے لو تو اسے آگ لگا دینا۔ خداوند کے کہنے کے موافق کام کرنا۔ دیکھو میں نے تم کو حکم کر دیا۔'' (یشوع باب 8)

پھر بائبل کے مطابق سموئیل کو خدا کی طرف سے الہاماً بتایا گیا کہ مخالف قوم سے کیا سلوک کرنا ہے۔ اس حکم کے الفاظ یہ ہیں۔

..........جو کچھ ان کا ہے سب کو بالکل نابود کر دے اور رحم مت کر۔ بلکہ مرد اور عورت، ننھے بچے اور شیر خوار۔ گائے بیل اور بھیڑ بکریاں اور اونٹ اور گدھے سب کو قتل کر ڈال۔ (1 سموئیل۔ باب 15)

ان ہدایات پر عمل کرنے کا بین الاقوامی امن پر کیا نتیجہ مرتب ہو گا اس کے بارے میں ہر کوئی اپنی رائے قائم کر سکتا ہے۔

گزشتہ صدیوں میں جب چرچ کو سیاسی اقتدار حاصل تھا تو اس وقت جو سائنسدان چرچ کے موقف سے اختلاف کرتا تھا اسے کڑی سزا دی جاتی تھی۔ مثلاً 1600ء میں ایک سائنسدان Bruno کو صرف اس پاداش میں زندہ جلا دیا گیا تھا کہ اس کا خیال تھا کہ ہماری زمین کے علاوہ کہیں اور بھی ذی شعور مخلوق ہو سکتی ہے اور کائنات کی کوئی حدود نہیں ہیں اور 1633ء میں گلیلیو پر اس جرم کی بناء پر مقدمہ چلایا گیا تھا کہ اس نے اس نظریہ کا اظہار کیا تھا کہ زمین سورج کے گرد گھوم رہی ہے۔

یقیناً آج کے زمانہ میں اس قسم کے مظالم تو ممکن نہیں ہیں لیکن پھر بھی اس قسم کے شدت پسند نظریات کا اظہار کیا جائے تو اس سے کئی قسم کے خدشات جنم لیتے ہیں اور اس بیان کے بعد خود امریکہ میں اس کے خلاف کافی ردعمل پیدا ہوا ہے اور Mr. Paul Broun کے نمائندہ نے یہ بیان دیا ہے کہ یہ ایک نجی مجلس میں ذاتی خیالات کا اظہار تھا لیکن اکثر حلقوں کی طرف سے اس وضاحت کو رد کیا گیا ہے اور اسے ناکافی سمجھا گیا ہے۔

نیدر لینڈ کا دار الحکومت اور مشہور بندرگاہ

آمسٹرڈیم (Amsterdam)

یہ یورپ کے اہم شہروں میں سے ایک ہے اپنی خوبصورتی کی وجہ سے پورے یورپ میں اہم مقام رکھتا ہے۔ یہ 52.23 درجے شمال اور 4.54 درجے مشرق کے مابین واقع ہے۔

اس کا شمار یورپ کی بڑی بڑی بندرگاہوں میں ہوتا ہے اور یورپ، ایشیا اور افریقی ممالک کے تمام چھوٹے بڑے جہاز اس کی بندرگاہ پر لنگر انداز ہوتے ہیں۔ اس اعتبار سے اسے بحری تجارتی مرکز ہونے کی بھی حیثیت حاصل ہے۔ یہاں کی بندرگاہی صنعت کو دوسری جنگ عظیم کے بعد فروغ حاصل ہوا۔

یہ شہر شمالی نیدر لینڈ میں واقع ہے نیدر لینڈ کا صدر مقام اور مشہور بندرگاہ ہے۔ اس کے جغرافیائی محل وقوع کی بناء پر اسے شمال کا وینس بھی کہتے ہیں۔

گردو نواح میں قریباً 90 جزیرے ہیں جنہیں نہروں اور پلوں نے باہم ملا رکھا ہے آبادی تقریباً دس لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔

نام کی وجہ تسمیہ

آج سے تقریباً سات سو سال پہلے یہ ایک چھوٹا سا گاؤں تھا۔ جسے آمسٹرڈیم کہتے تھے۔ یہ نام دریائے آمسٹل پر باندھے گئے بند (تعمیر شدہ 1275ء) کی نسبت سے رکھا گیا تھا۔ شہر کی موجودہ شکل 17ویں صدی کی مجوزہ ہے۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران یہ شہر نازیوں کے قبضہ میں رہا۔

اہم صنعتیں

صنعتی اور تجارتی لحاظ سے یہ شہر آج بھی شہرت کا حامل ہے یہاں ہیروں اور جواہر تراشی، جہاز سازی، طباعتی مشینیں، ہوائی جہاز، ادویات، ریشم اور رنگائی کی مشہور صنعتیں قائم کی گئی ہیں۔

سیاحوں کیلئے رہائش کا اہتمام

غیر ملکی سیاحوں کی سہولت کے لئے بہت سے ہوٹل بھی ہیں جن میں آمسٹل ہوٹل، ہلٹن ہوٹل، اپالو ہوٹل، کارلٹن ہوٹل، ہوٹل وکٹوریہ، سنٹرل ہوٹل اور پارک ہوٹل مشہور ہیں۔

شہر کے قابلِ دید مقامات

قابل دید مقامات میں سٹاک ایکسچینج کی عمارت (تعمیر کردہ 1903ء) شاہی محل (تعمیر کردہ 1640ء) دی نیو چرچ (1408ء) منٹورن (ٹکسال تعمیر کردہ 1619ء) نیشنل آرٹ گیلری کی عمارت، میونسپلٹی کا عجائب گھر اور ریمبراں ہاؤس کی عمارات قابل ذکر ہیں۔

عظیم مفکروں کی رہائش گاہ کا حامل شہر

عظیم مصور ریمبراں (1639-1740) اور ممتاز مفکر اسپنوزا کی قبریں بھی یہیں ہیں۔ ریمبراں ہاؤس اسی عظیم مصور کی جائے پیدائش ہے جسے اب قومی یادگار کی حیثیت حاصل ہے اس میں اس کی خوبصورت تصاویر اور تانبے کی پلیٹوں پر بنی ہوئی تصاویر کی نمائش ہوتی ہے۔

ٹرانسپورٹ کا انتظام

یہ شہر بذریعہ ریل، سڑک اور فضائی راستوں سے ملک کے دوسرے بڑے شہروں سے ملا ہوا ہے۔ یہاں ایک بڑا بین الاقوامی ہوائی اڈہ ہے۔ جہاں سے دنیا بھر کے جہاز پرواز کرتے ہیں۔

کھیلیں

آمسٹرڈیم 1928ء کی اولمپک کھیلوں کا بھی اہم مقام ہے۔ ان کھیلوں کے لئے ایک بہت بڑا سٹیڈیم بھی تعمیر کیا گیا تھا۔ اس کے نواح میں لگے ہوئے پھولوں نے اس کی خوبصورتی کو دوبالا کر دیا ہے۔

مکرم باسط احمد صاحب مربی سلسلہ

جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ کا 27واں جلسہ سالانہ 2011ء

خدا تعالیٰ کے فضل و احسان سے جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ کا 27واں جلسہ سالانہ مورخہ 25,24,23 دسمبر 2011ء کو جماعت کی اپنی زمین مہدی آباد، آبی جان پر جماعتی روایات کے ساتھ منعقد ہوا۔ یہ جلسہ اس لحاظ سے تاریخی اہمیت کا حامل تھا کہ یہ جماعت آئیوری کوسٹ کی گولڈن جوبلی کے سال منعقد ہو رہا تھا جبکہ جماعت کو اس ملک میں قائم ہوئے 50 سال ہو چکے ہیں۔ امسال پہلی دفعہ جلسہ سالانہ مہدی آباد میں منعقد ہو رہا تھا لہٰذا اس جگہ پر بہت زیادہ کام اور تیاری کی ضرورت تھی۔ ایک ماہ قبل وسیع پیمانے پر وقار عمل کا سلسلہ شروع کر دیا گیا اندرون ملک سے مختلف ریجنز کے خدام نے آبی جان کے خدام اور انصار کی مدد کی۔ جلسہ گاہ کو ہموار کیا گیا عارضی غسل خانوں اور لیٹرینز کی تعمیر کی گئی۔ بجلی اور پانی مہیا کیا گیا۔ شامیانوں کی مدد سے پنڈال، دفاتر، نمائش، رہائش گاہیں، کچن، سٹور اور بازار وغیرہ کی تشکیل دی گئی اور یوں مسلسل محنت سے ایک چھوٹے سے عارضی شہر کا وجود عمل میں آیا۔ سارے جلسہ گاہ میں جا بجا بینرز آویزاں تھے خوبصورت سٹیج کے عقب پر حضرت اقدس مسیح موعود کا یہ فارسی الہام فرنچ ترجمہ کے ساتھ درج تھا:۔

امن است در مکان محبت سرائے ما

مہدی آباد، پانچ ایکڑ رقبہ پر مشتمل قطعہ زمین ہے جو آبی جان سے شمال کی طرف جانے والی موٹروے پر ایک ٹیلہ پر واقع ہے۔ سٹی سنٹر سے اس کا فاصلہ 17 کلومیٹر ہے۔ یہ جگہ چند سال قبل خریدی گئی تھی لیکن ابھی تک اس پر کوئی جماعتی فنکشن نہ ہو سکا تھا۔ امسال اس جگہ پر ائمری سکول اور تربیتی سینٹر پر مشتمل دو بلڈنگز بنانے کی توفیق ملی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت اس جگہ کا نام مہدی آباد عطا فرمایا ہے۔

گزشتہ سال ملکی حالات اور خانہ جنگی کی وجہ سے جلسہ منعقد نہ ہو سکا تھا امسال حالات بہتر ہونے کی وجہ سے ہر طرف امن تھا لہٰذا جلسہ میں شامل ہونے کے لئے لوگ ملک کے دور و نزدیک سے جوق در جوق اور قافلہ در قافلہ آئے۔ جلسہ سالانہ میں شمولیت کی غرض سے آنے والے وفود کا سلسلہ بدھ کے روز سے ہی شروع ہو گیا تھا۔ اکثر وفود جمعرات کو پہنچے۔

امسال حضور انور نے از راہ شفقت مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ فرانس کو بطور مرکزی نمائندہ جلسہ میں شرکت کے لئے بھجوایا تھا۔

جلسہ کا پہلا دن

جلسہ سالانہ کے پہلے دن کا آغاز حسب روایت نماز تہجد باجماعت اور متضرعانہ دعاؤں سے ہوا۔

نماز جمعہ کے بعد سہ پہر چار بجے مکرم نصیر احمد شاہد صاحب نے لوائے احمدیت اور مکرم امیر صاحب آئیوری کوسٹ عبدالقیوم پاشا صاحب نے قومی پرچم لہرا کر جلسہ کا افتتاح کیا اور دعا کرائی۔

جلسہ کے افتتاحی اجلاس کی کارروائی مکرم امیر صاحب آئیوری کوسٹ کی صدارت میں شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم ڈاکٹر نظام الدین بدھن صاحب کی معیت میں تمام شرکاء جلسہ نے کھڑے ہو کر عہد وفائے خلافت دہرایا۔

مکرم امیر صاحب نے افتتاحی تقریر میں حضرت مسیح موعود کے اقتباسات سنائے جس میں آپ نے جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کو نصائح فرمائی تھیں۔ اس کے بعد مکرم جالو صدیق صاحب نے ختم نبوت کی حقیقت کے عنوان سے جولا زبان میں تقریر کی جس کا فرنچ زبان میں خلاصہ مکرم قاسم طورے صاحب نے پیش کیا۔

دوسرا دن

جلسہ کے دوسرے دن کے پروگراموں کا آغاز بھی نماز تہجد باجماعت سے ہوا۔ جلسہ سالانہ کے دوسرے اجلاس کی کارروائی بھی مکرم امیر صاحب کی صدارت میں شروع ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم نصیر احمد شاہد مربی سلسلہ فرانس نے بعنوان ''قرآن وسنت کی روشنی میں مثالی خاندان'' کی، دوسری تقریر مکرم ڈاکٹر نظام الدین بدھن صاحب نے ''جماعت آئیوری کوسٹ کے پچاس سال اور خدمات'' کے عنوان پر کی اور آخری تقریر مکرم امیر صاحب نے جلسہ کے مرکزی موضوع ''امن کے سفیر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم'' پر کی۔

اس اجلاس میں سرکاری وغیر سرکاری حکام اور معززین شہر کو خاص طور پر مدعو کیا گیا تھا چنانچہ گورنر بسّم ریجن کے نمائندہ، بعض وزراء اور ممبران پارلیمنٹ نے شرکت کی۔ علاوہ ازیں RTI 2 کے نمائندہ اور متعدد ریڈیوز اور اخبارات کے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ چرچ کے نمائندوں اور ائمہ کرام نے بھی اس اجلاس میں شرکت کی سعادت پائی۔

اجلاس کے اختتام پر معزز مدعوین کو جلسہ کے موقع پر لگائی جانے والی نمائش دکھائی گئی اور تراجم قرآن کریم، جماعتی لٹریچر، تصاویر کے ذریعہ جماعتی خدمات کا تعارف کرایا گیا۔ اس کے بعد مہمانوں کی ماکولات اور مشروبات سے تواضع کی گئی جس کے دوران جماعتی تعارف اور سوالات کا سلسلہ چلتا رہا۔ مہمانوں نے تقاریر سے متعلق اور جماعتی نظام کے متعلق بہت سے سوالات کئے جن کے تسلی بخش جوابات دیے گئے۔ RTI 2 نے اور بعض اخبارات نے مکرم نصیر احمد شاہد صاحب کے انٹرویوز بھی ریکارڈ کئے۔

تیسرا اجلاس

سہ پہر ساڑھے تین بجے جلسہ کے تیسرے اجلاس کی کارروائی مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ فرانس کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد عربی قصیدہ حضرت اقدس مسیح موعود اور اس کا جولا زبان میں ترجمہ بھی سامعین کے سامنے پیش کیا گیا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر ''حضرت مسیح موعود کے اخلاق فاضلہ'' کے عنوان سے خاکسار باسط احمد مربی سلسلہ ساں پیدرو نے کی۔ دوسری تقریر مکرم قاسم طورے صاحب مربی سلسلہ نے بعنوان ''دین حق میں جہاد کی حقیقت'' فرنچ زبان میں کی اور لوکل زبان جولا میں اس کا خلاصہ بھی پیش کیا گیا۔

نماز مغرب وعشاء کے بعد مکرم نصیر احمد شاہد صاحب کی زیر صدارت ایک تقریب آمین منعقد ہوئی۔ قرآن کریم کا پہلا دور ختم کرنے والے 19 اطفال وخدام اور 3 ناصرات نے اس میں حصہ لیا۔ مکرم نصیر احمد صاحب نے ان سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور آخر پر دعا کرائی کہ اللہ تعالیٰ ان تمام افراد کو قرآن کا فہم اور اس کی محبت عطا فرمائے۔ آمین

مجلس سوال وجواب اور ذیلی تنظیموں کے اجلاس

تقریب آمین کے بعد جلسہ گاہ میں سوال وجواب کی ایک دلچسپ مجلس ہوئی۔ مکرم نصیر احمد شاہد صاحب نمائندہ مرکز نے حاضرین کے سوالات کے تسلی بخش جوابات ارشاد فرمائے۔ یہ مجلس رات پونے دس بجے اختتام پذیر ہوئی۔

کھانے کے بعد جلسہ گاہ میں الگ الگ مقامات پر مجلس انصاراللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ کے اجلاسات منعقد ہوئے جن میں تنظیمی امور کو بہتر بنانے کے سلسلہ میں تجاویز پر غور ہوا۔ اسی طرح نیشنل سیکرٹری وقف نو کی زیر صدارت والدین واقفین نو کا ایک اہم اجلاس بھی منعقد ہوا۔

تیسرا دن

تیسرے دن کے پروگرامز کا آغاز بھی نماز تہجد باجماعت سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن دیا گیا۔

ناشتہ کے بعد جلسہ سالانہ کے چوتھے اور آخری اجلاس کی کارروائی مکرم امیر صاحب کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم کریم جوارا صاحب نے ''دین حق میں اخوت اور بھائی چارے کے اصول'' کے عنوان سے کی۔ اس کے بعد مکرم رافع احمد تبسم صاحب مربی سلسلہ نیشنل سیکرٹری وصیت نے ''نظام وصیت کی اہمیت'' پر مختصر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم صدر صاحب انصاراللہ مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے مختصر خطابات کئے۔ مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے بھی زنانہ جلسہ گاہ سے مختصر خطاب کیا۔

بعدہٗ ''مَیں احمدی کیوں ہوا؟'' کے عنوان سے ایک پروگرام پیش ہوا جس میں ہر ریجن سے ایک ایک نومبائع نے اپنے قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات بیان کیے۔ یہ پروگرام بہت دلچسپ رہا اور لوگوں کے ازدیاد ایمان کا باعث بنا۔ موریطانیہ سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان نے بیان کیا کہ ایک احمدی زکریا صاحب نے مجھے دعوت الی اللہ کی اور کئی ماہ کی دعوت الی اللہ کے بعد اکثر امور واضح ہو گئے لیکن دل بیعت کے لئے آمادہ نہ ہوتا تھا۔ میرے دوست نے مجھے استخارہ کا بتایا۔ مَیں نے استخارہ کیا تو ایک رات خواب میں دیکھا کہ حضرت امام مہدی آئے ہیں اور مجھے بیعت فارم دیتے ہیں۔ جب مَیں بیعت فارم دیکھتا ہوں تو اس پر کچھ بھی نہیں لکھا ہوا بلکہ اس میں سے نور کی طرح روشنی نکل رہی ہے۔ یہ خواب میں کئی دن متواتر دیکھتا رہا۔ اس کی تعبیر مَیں نے یہ کی کہ احمدیت نور ہے اور مجھے اس نور سے دور نہیں رہنا چاہئے۔ چنانچہ مَیں نے بیعت کر کے اس نور میں شمولیت اختیار کر لی۔

اس کے بعد مکرم نیشنل سیکرٹری صاحب تعلیم نے دوران سال قرآن کریم کا پہلا دور ختم کرنے والے اطفال، خدام اور ناصرات کے ناموں کا اعلان کیا، ان سب نے سٹیج پر آ کر مکرم امیر صاحب سے سند امتیاز وصول کی۔ اسی طرح دوران سال بورڈ اور یونیورسٹی کے امتحانات پاس کرنے والوں کے ناموں کا بھی اعلان کیا گیا، ان سب طلباء نے بھی سٹیج پر آ کر اپنی اپنی سند امتیاز وصول کی۔ تقسیم اسناد کی اس تقریب کے بعد مکرم امیر صاحب نے اختتامی تقریر کی اور دعا کرائی۔ یوں جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ کا 27واں جلسہ سالانہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

میڈیا کوریج

خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال بھی ہمارے جلسہ سالانہ کی بھرپور الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں کوریج ہوئی۔ جلسہ سے قبل TV1 نے جلسہ سے متعلق خبر نشر کی اور جلسہ کے بعد TV2 نے مکرم نصیر احمد صاحب کا انٹرویو اور جلسہ کی خبر نشر کی۔ اسی طرح ریڈیو تریشویل، ریڈیو سیفرا، ریڈیو اپے کوبے، ریڈیو ابنگرو سے متعدد مرتبہ جلسہ کے بارہ میں خبریں نشر ہوئیں۔ بہت سے اخبارات میں جلسہ کی خبریں اور تصویریں شائع ہوئیں۔

امسال ملک بھر کے 8 ریجنز سے جلسہ سالانہ میں 3950 مرد وخواتین نے شرکت کی۔

سرخ کتاب

حسب ہدایت حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ پر ہونے والی کمیوں اور کوتاہیوں کو سرخ کتاب میں درج کیا گیا۔ امسال نئی جگہ ہونے کی وجہ سے بہت ساری کمزوریاں رہ گئیں جنہیں مکرم سیسے سعیدو صاحب ناظم سرخ کتاب کی نگرانی میں سرخ کتاب میں درج کیا گیا اور آئندہ انہیں دور کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

قارئین الفضل کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہتر اور دور رس نتائج عطا فرمائے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 5 / اکتوبر 2012ء)

مکرم محمد شریف خان صاحب

مجلس طلباء قدیم تعلیم الاسلام کالج امریکہ کا قیام

ایک عرصہ سے کینیڈا اور امریکہ کے دور دراز علاقوں میں پھیلے ہوئے تعلیم الاسلام کالج کے طلباء جب کبھی جلسوں، اجتماعات پر ملتے تو اپنی مادرِ علمی سے متعلق اپنی یادوں کو تازہ کرتے، اپنے اساتذہ کا ذکر کرتے، اپنے ہم مکتبوں کی خیر و عافیت معلوم کرتے، غرضیکہ تعلیم الاسلام کالج ایک گھر تھا اور ہم سب ایک خاندان کے افراد۔ جس میں ہر سال اضافہ ہوتا اور فارغ التحصیل زندگی کی جدوجُہد میں شامل ہونے کے لئے حسین یادوں کو سینے سے لگائے رخصت ہوتے اور میدانِ عمل میں اپنی محنت اور لگن سے داد وصول کرتے۔

تعلیم الاسلام کالج نے نوجوانوں کا ایک منفرد معاشرہ قائم کیا، جو اتنے سال گزرنے کے باوجود پیار، محبت اور خلوص کی مضبوط اور گہری بنیادوں پر قائم ودائم ہے۔ 45-1944 کے قدیم طلباء سے ذکر کیجئے، وہ اپنے وقت کے اساتذہ اور کلاس فیلوز کا ذکر بڑے خلوص اور محبت سے کریں گے۔ ان طلباء کی ہمیشہ سے خواہش رہی کہ انہیں کوئی فورم مہیا ہو جہاں وہ وقتاً فوقتاً اکٹھے ہو کر اپنی مادرِ علمی کو یاد کر لیا کریں، اور جو اس کی کوکھ سے تربیت حاصل کی ہے شیئر کر سکیں۔

2005ء سے جرمنی میں طلباء قدیم مکرم پروفیسر حمید احمد صاحب کی صدارت میں مجلس قائم ہے اور اپنی کارروائیاں جاری رکھے ہوئے ہے۔ اور اسے خلیفہ وقت کی دو بار مہمانداری کا منفرد اعزاز حاصل ہو چکا ہے۔

گزشتہ سال حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے الومنائی کے کچھ ممبرز کی درخواست پر ازراہِ کرم محترم امیر صاحب امریکہ کی معرفت انجمن طلباء قدیم تعلیم الاسلام کالج، امریکہ کے قیام کی منظوری عطا فرمائی، چنانچہ امسال جلسہ سالانہ امریکہ کے دوران 30 جون 2012ء الومنائی یو ایس اے کے عہدے داران کا انتخاب محترم مسعود ملک صاحب جنرل سیکرٹری جماعت امریکہ کی زیرِ نگرانی اور مکرم عطاء المجید راشد صاحب صدر مجلس برطانیہ کی زیرِ صدارت منعقد ہوا۔ حضور نے از راہ شفقت درج ذیل ممبران کی منظوری عطا فرمائی:۔

صدر: خاکسار پروفیسر محمد شریف خان

سیکرٹری: مکرم راجہ ناصر احمد صاحب

فنانس سیکرٹری: مکرم پرویز اسلم چوہدری صاحب

ایگزیکٹو ممبر 1: مکرم ناصر جمیل صاحب

ایگزیکٹو ممبر 2: مکرم ڈاکٹر صفی اللہ صاحب وراثچ

2010ء سے برطانیہ میں مجلس کا اجراء زیرِ صدارت مکرم عطاء المجیب راشد صاحب ہو چکا ہے۔ جبکہ کینیڈا میں اس سال مجلس کے اجراء کی اطلاعات ہیں۔ جرمنی اور کینیڈا میں یہ آسانی ہے کہ تعلیم الاسلام کالج کے اکثر طلباء ایک ہی شہر یا قریب کے شہروں میں رہتے ہیں، ان سے ذاتی رابطے اور میل ملاپ کیلئے وہ مسائل نہیں جو امریکہ میں ہیں، یہاں طلباء کے ملک کے طول وعرض میں پھیلے ہونے اور کاروبار کی مصروفیات کے باعث ان سے رابطہ ای۔میلوں، فونز، اور خط وکتابت سے ممکن تو ہے مگر جو بات ذاتی میل ملاپ کے ذریعے رابطہ کرنے میں ہے وہ ان کمزور ذرائع سے ممکن نہیں، اکثر لوگ ہفتہ پندرہ دن بعد ای۔میل چیک کرتے ہیں، کئی لوگ مصروفیات اور دوسری وجوہ کے باعث فون پر دستیاب نہیں ہوتے۔ اس لئے یہاں سیکرٹری کا کام مشکل ہے اور مصروفیت رابطوں میں نسبتاً کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ کی ہدایت اور خواہش کے مطابق پاکستان میں احمدی طلباء کی امداد کے سلسلے میں لبیک کہتے ہوئے مجلس جرمنی امدادی رقوم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کرتی رہی ہے۔ یو ایس اے مجلس نے اس مد میں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے لبیک کہتے ہوئے امسال 13000 ڈالر کی رقم جمع کر کے حضور کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی، جبکہ مجلس کینیڈا نے اس مد میں 16000 کینیڈین ڈالر کا عطیہ جمع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام معطیان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

امریکہ اور جرمنی کی مجالس طلبائے قدیم تعلیم الاسلام کالج کی سرگرمیاں اراکین مجلس اور عام احباب کی اطلاع کیلئے internet پر درجِ ذیل سائیٹ پر ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔ ان سائیٹس پر ان مجالس کی کارگردگی سے متعلق مواد باقاعدگی سے upload ہوتا رہتا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان sites کو visit کر کے اپنی رائے سے ان مجالس کے سیکرٹریان کو مطلع کرتے رہا کریں:۔

Germany :

http://ticollegerabwah.com USA

http://ticalumniusa.org/

برطانیہ اور کینیڈا کی مجالس کی internet Site قائم کرنے کیلئے کوششیں جاری ہیں۔

مجلس برطانیہ "المنار" کا ماہوار Internet edition باقاعدہ شائع کر رہی ہے جس کے شمارے Alislam.org کی سائیٹ پر دیکھے جاسکتے ہیں:۔

www.alislam.org/r.php?q=almanar

اسی طرح مجلس جرمنی کا ماہوار " المنار" http://ticollegerabwah.com پر پڑھا جاسکتا ہے۔

امریکہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا امسال جلسہ سالانہ کے دوران اور بعد میں پروگرام اتنا مصروف رہا کہ حضور سے ملاقات سے مجلس کے ارکان مشرف تو نہ ہو سکے۔ البتہ حضور ایدہ اللہ نے ازراہِ شفقت ممبران کے ساتھ تصویر کھنچوانے کا اعزاز بخشا۔

احبابِ جماعت سے مجلس کے ممبران کیلئے دعا کی درخواست ہے کہ ہمیں اپنے فرائض سے بااحسن وخوبی عہدہ براء ہونے کی توفیق ملے۔

آمین

مکرم ملک منور احمد جہلمی صاحب

میرے پیارے دوست مکرم ظفر اقبال خان صاحب

میرے پیارے بھائی ظفر اقبال خان مختصر بیماری گزارنے کے بعد 14 ستمبر 2012ء کو داغ مفارقت دے گئے۔ خان صاحب ہمارے دوست ہی نہیں تھے بلکہ ہمارا آپس میں بھائیوں جیسا تعلق تھا وہ اس عاجز کے ساتھ بہت محبت فرماتے تھے۔ جن دنوں جمعہ اور عیدین بیت اقصیٰ میں ادا کی جاتی تھیں۔ واپسی پر میرے غریب خانے پر ضرور تشریف لاتے تھے۔ جب جمعے اور عیدیں اپنے اپنے محلے میں ہونے لگیں۔ تو مجھے ملنے کے لئے سپیشل آتے تھے۔ ان کی یاد آتی ہے تو دل سے ان کی مغفرت کے لئے زبان سے بے ساختہ دعائیں نکلنے لگتی ہیں۔

بھائی جان موصوف کو اللہ تعالیٰ نے جیسے ظاہری حسن جمال بخشا تھا ویسی ہی سیرت اللہ تعالیٰ نے بہت عمدہ عطا فرمائی تھی اور ویسی ہی شیریں زبان رکھتے تھے۔ دل چاہتا تھا کہ گھنٹوں ان کی میٹھی اور رسیلی باتیں سنتے جائیں۔ آپ الیکٹرونکس کا کام کرتے تھے خاص کر ٹی وی کے کام میں بہت ماہر تھے۔ گاہکوں سے بہت مناسب اجرت لیتے تھے اور وقت پر کام کر دیتے تھے۔ دوسرے دکانداروں کی طرح فرضی وعدے نہیں کرتے تھے۔

ان کے برادر اصغر مکرم انوار الحق خان صاحب ان سے پانچ سال چھوٹے ہیں۔ دونوں بھائی جدھر جاتے تھے جوڑی کی صورت میں جاتے تھے۔ جب جرمنی اور قادیان کے جلسوں میں شرکت کی تو اکٹھے ہی گئے تھے۔

بھائی انوار الحق خان صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب ہم دونوں بھائی خوشاب میں مشترکہ کام کرتے تھے تو ہمارے والد بزرگوار ہمیں نصیحت کرتے تھے کہ میرے بچو! اگر کسی روز ایک بھائی کے گھر میں زیادہ چیز چلی جائے تو دل میں کوئی ملال نہ کرنا۔ اس لئے ہمارے مابین کبھی شکوہ پیدا نہیں ہوا تھا۔

مرحوم بھائی اپنی شدید بیماری کے دوران بھی دو مرتبہ مجھے ملنے کے لئے تشریف لائے بڑی مشکل سے اپنے بیٹے کا سہارا لیا ہوا تھا۔ ہماری آخری ملاقات گزشتہ عید الفطر کے دن ہوئی تھی۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور ان کے سب لواحقین پر ہمیشہ ابر کرم برساتا رہے۔ بھائی جان اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں ایک لمبا عرصہ اپنے محلّہ میں سیکرٹری مال بھی رہے ہیں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم ظہور احمد صاحب دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی عزیزہ سمیطہ ظہور واقفۂ نو نے خدا تعالیٰ کے فضل سے پونے 8 سال کی عمر میں مارچ 2012ء میں قرآن کریم ناظرہ کا دور مکمل کرنے کی سعادت حاصل کی ہے 4/اگست 2012 کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت فضل لندن میں نماز عصر کے بعد ایک اجتماعی تقریب آمین میں تشریف فرما ہو کر عزیزہ سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سن کر دعا کروائی۔ اس سے قبل 20/جولائی 2012ء کو خاکسار کی اہلیہ مکرمہ آصفہ ظہور صاحبہ نے گھر پر بھی ایک تقریب آمین کا اہتمام کیا جس میں مکرمہ بی بی امۃ الحئی صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر حامد اللہ خان صاحب نے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی عزیزہ سمیطہ ظہور کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ اور مکرمہ کلثوم ظفری صاحبہ نے حاصل کی۔ موصوفہ محترم میاں حبیب اللہ صاحب آف حبیب کلاتھ ہاؤس ربوہ کی نسل سے، مکرم بشیر احمد صاحب سیالکوٹی کی پوتی اور مکرم محمد حنیف طاہر صاحب سابق کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ حال جرمنی کی نواسی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ سعادت عزیزہ کیلئے اور ہم سب کے لئے مبارک کرے۔ عزیزہ کو قرآن کریم پڑھنے، پڑھانے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ زندگی بھر قرآن کے حقائق اور معارف سے مالا مال کرتا رہے اور عزیزہ کے دل کو نور قرآن سے منور کردے۔ آمین

درخواست دعا

محترمہ کوثر سہیل صاحبہ سیکرٹری تربیت لجنہ اماء اللہ ڈیفنس لاہور تحریر کرتی ہیں۔

میری والدہ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک عبدالرب صاحب کینیڈا بیمار ہیں کمزوری بے حد ہوگئی ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ڈاکٹر طاہر مسعود صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی والدہ محترمہ بیمار ہیں۔ چلنا پھرنا بھی مشکل ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم مبارک احمد نجیب صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کی چھوٹی بیٹی مکرمہ زاہدہ بشریٰ صاحبہ زوجہ مکرم محمد عمران صاحب ساکن نیو برگ جرمنی کو مورخہ 10 نومبر 2012ء کو بیٹی کے بعد بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام دانش عمران عطا فرمایا ہے جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود کو پیدائشی طور پر دل اور سانس کی تکلیف ہے اور میونخ کے ہسپتال میں بغرض علاج داخل ہے۔ اگرچہ نومولود کو کچھ افاقہ معلوم ہوتا ہے مگر دعاؤں کی اشد ضرورت ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خداوند شافی مطلق نومولود کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے نیز خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

نکاح و تقریب شادی

مکرم محمد رفاقت احمد صاحب اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ راحت بشریٰ احمد صاحبہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم ڈاکٹر ناصر احمد صاحب مغل ابن مکرم محمد صدیق صاحب مغل مرحوم آف لاہور مبلغ تین لاکھ روپیہ حق مہر پر مکرم داؤد منصور صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ 7 جولائی 2012ء کو اسلام آباد کے ایک مقامی ہوٹل میں کیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے رخصتی مورخہ 8 جولائی 2012ء کو عمل میں آئی۔ لڑکی کے خاندان کا تعلق بھیرہ سے ہے۔ اس خاندان میں احمدیت کا آغاز لڑکی کے پڑدادا کے والد حضرت میاں غلام محی الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے ذریعہ ہوا۔ لڑکی کے دادا مکرم میاں عبدالرحمٰن صاحب آف بھیرہ اور نانا مکرم میاں فضل الرحمٰن صاحب بسمل سابق امیر جماعت احمدیہ بھیرہ ہیں۔ لڑکے کے والد صاحب نے ایک خواب کی بنا پر احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق پائی تھی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو انتہائی بابرکت، جانبین کیلئے مثمر بثمرات حسنہ کرے اور ہم سب کو نیز آئندہ نسلوں کو بھی خلافت احمدیہ کا وفادار بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم سلطان احمد فرخ صاحب معلم سلسلہ وقف جدید تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ مکرمہ مبارکہ سحر صاحبہ زوجہ مکرم آصف شہزاد صاحب کو مورخہ 27/اکتوبر 2012ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت توحید احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود خدا تعالیٰ کے فضل سے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے جو مکرم نصیر احمد اٹھوال صاحب آف نصیر آباد ربوہ کا نواسہ اور مکرم محمد اشرف صاحب بھٹی آف چک 18 بہوڑو ضلع ننکانہ صاحب کا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، خادم دین، والدین کیلئے قرۃ العین اور صحت و تندرستی والی لمبی زندگی والا بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم شہباز احمد صاحب کارکن مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے خاکسار کے بیٹے مکرم عطاء الکلیم صاحب کو مورخہ 5 دسمبر 2012ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچی کو امتہال کلیم نام عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم نور محمد صاحب مرحوم اونچا مانگٹ ضلع حافظ آباد اور مکرم میاں محمد دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل میں سے ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و سلامتی والی لمبی فعال زندگی عطا فرمائے اور خادمہ دین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم آصف احمد صاحب مینیجر ایل سی ایس ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے ماموں مکرم عبدالمجید صاحب ولد مکرم عبدالغفور صاحب امریکہ کے پاؤں اور ٹانگ کا آپریشن ہوا ہے۔ شوگر کے مریض بھی ہیں۔ نیز درد اور تکلیف زیادہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد صحت دے اور آپریشن کی جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم چوہدری یوسف صادق صاحب محاسب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی والدہ محترمہ بیمار ہیں چل پھر نہیں سکتیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم محمد خالد گورایہ صاحب نائب صدر عمومی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے قریبی دوست و کلاس فیلو مکرم چوہدری نصیر احمد چیمہ صاحب آف گجو چک ضلع گوجرانوالہ حال باب الابواب ربوہ مورخہ 26 نومبر 2012ء کو وفات پا گئے۔ ان کی نماز جنازہ 29 نومبر کو بعد نماز ظہر بیت المبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی۔ مرحوم موصی تھے تدفین کے بعد خاکسار نے دعا کروائی۔ مرحوم چیمہ صاحب سے خاکسار کا تعلق احمدی ہونے سے قبل کا ہے اس وقت ہم گورنمنٹ ہائی سکول گوجرانوالہ میں پڑھتے تھے۔ چیمہ صاحب مرحوم بہت سی اعلیٰ خصوصیات کے مالک تھے خصوصاً غرباء اور گھر کے نوکروں سے بڑی شفقت کا سلوک فرمایا کرتے تھے۔ اگر کوئی شخص کسی کام کی غرض سے آتا فوراً اس کے ساتھ چل پڑتے اور اس کے کام کی تکمیل تک اس کے ساتھ ساتھ رہتے اور باوجود بیماری اور معذوری کے بڑی ہمت سے زندگی گزاری۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ مکرمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ ایک بیٹا مکرم عدنان احمد چیمہ صاحب آسٹریلیا، دو بیٹیاں مکرمہ نائلہ صاحبہ و مکرمہ شمائلہ صاحبہ، پوتا، پوتیاں اور نواسے نواسیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور لواحقین کا حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم رانا عثمان رفیق صاحب دارالعلوم شرقی مسرور ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم رانا رفیق احمد صاحب ولد مکرم چوہدری محمد شریف صاحب پٹواری رائے پور ضلع سیالکوٹ یکم دسمبر 2012ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مورخہ 2 دسمبر 2012ء کو نماز جنازہ مکرم طارق محمود صاحب مربی سلسلہ نے بمقام بیت مسرور دارالعلوم شرقی ربوہ میں پڑھائی۔ بعدہٗ عام قبرستان میں تدفین ہوئی۔ مرحوم ریٹائر بینک ملازم تھے۔ آپ کا تعلق رائے پور ضلع سیالکوٹ سے تھا۔ پیدائشی احمدی تھے اور دارالعلوم شرقی مسرور میں رہائش تھی۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ مکرمہ نصرت بی بی صاحبہ بنت مکرم محمد حسین صاحب، چار بیٹے خاکسار، مکرم عرفان رفیق صاحب، مکرم ذیشان رفیق صاحب، مکرم فرحان رفیق صاحب اور ایک بیٹی مکرمہ آصفہ رفیق صاحبہ چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے ان کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ماسٹر الطاف احمد صاحب المعروف ڈان ریڈیو سروس دارالبرکات ربوہ مورخہ 8 دسمبر 2012ء کو ہارٹ اٹیک کی وجہ سے بعمر 70 سال وفات پا گئے۔ ان کی نماز جنازہ اسی دن بیت الذکر دارالبرکات میں بعد نماز عصر مکرم مولانا محمد اعظم اکسیر صاحب نے پڑھائی۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد دعا بھی انہوں نے کرائی۔ مکرم ماسٹر الطاف احمد صاحب 2 جنوری 1942ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام مکرم رفیع الدین صاحب تھا۔ آپ بطور سکول ٹیچر ربوہ اور گردونواح میں خدمات کرتے رہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد اپنا کاروبار ڈان ریڈیو سروس کے نام سے شروع کیا۔ آپ خاموش طبع، غریبوں کی مدد کرنے والے اور محنتی انسان تھے۔ لواحقین میں اہلیہ مکرمہ راشدہ عنبرین صاحبہ بنت مکرم مولوی محمد اشرف صاحب کے علاوہ تین بیٹے مکرم شہزاد احمد گوشی صاحب کمپیوٹر ورلڈ کالج روڈ ربوہ، مکرم جمشید احمد صاحب انڈونیشیا، مکرم نوید احمد صاحب اسلام آباد، دو بیٹیاں مکرمہ نادیہ قریشی صاحبہ اہلیہ مکرم حسن قریشی صاحب نیویارک امریکہ اور مکرمہ ماریہ فرخ صاحبہ اہلیہ مکرم فرخ احمد صاحب لندن چھوڑی ہیں مرحوم مکرم محمد اعظم اکسیر صاحب کے بہنوئی تھے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سردیوں میں جوڑوں کے درد، اعصابی کمزوری، سردی کا زیادہ لگنا
عنبری
کے استعمال سے اللہ کے فضل سے ٹھیک ہوجاتے ہیں۔
فی ڈبی -/300 روپے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

درخواست دعا

مکرم عبدالرشید سماٹری صاحب آنریری نمائندہ روزنامہ الفضل برائے کراچی کو گزشتہ ہفتہ ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔ موصوف اس وقت کراچی کے ایک ہسپتال میں وینٹیلیٹر پر ہیں ان کی حالت قابل تشویش ہے۔ موصوف ایک لمبا عرصہ سے کراچی میں الفضل کی بے لوث خدمات بجالا رہے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ اور لمبی زندگی سے نوازے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 13۔دسمبر	
طلوع فجر	5:30
طلوع آفتاب	6:57
زوال آفتاب	12:02
غروب آفتاب	5:07

مکرم صوفی کرم دین صاحب طاہر ریٹائرڈ معلم وقف جدید محلّہ نصرت آباد ربوہ کافی دنوں سے مختلف عوارض کی وجہ سے علیل ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ چلنے پھرنے سے قاصر ہیں احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ وعاجلہ اور لمبی زندگی سے نوازے۔ آمین

گمشدہ چابیاں

ایک عدد چابیوں کا گچھا دارالنصر غربی سے دارالصدر اور گولبازار کے درمیان مورخہ 11 دسمبر 2012ء کو گم ہو گیا ہے جن کو ملے عبدالحمید کشمیری 29/1 دارالنصر غربی یا ہمالیہ جڑی بوٹی سٹور گولبازار پہنچا کر مشکور فرمائیں۔

وردہ فیبرکس
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
رابطہ: 0333-6711362

ضرورت کارکن
شعبہ دواسازی کیلئے ایک کارکن میٹرک پاس کی ضرورت ہے
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور رحمٰن کالونی ربوہ

DEUTSCHE SPRACH SCHULE
INSTITUTE OF GERMAN LANGUAGE
جرمن زبان سیکھئے
نئی کلاس یکم جنوری 2013ء سے شروع ہوگی
GOETHE کا کورس اور ٹیسٹ کی مکمل تیاری کروائی جاتی ہے۔ رابطہ: عمران احمد ناصر
مکان نمبر 51/17 دارالرحمت وسطی ربوہ 0334-6361138

FR-10